سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

الحکم
ہفتہ وار

قادیان — دور جدید

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

چندہ سالانہ — حکومت اور والیان ریاست

مدیر اعلیٰ: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی ✻ مدیر مسئول: شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

جلد ۱ | ۹ تا ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۴ تا ۲۱ نومبر ۱۹۳۷ء بروز یکشنبہ | نمبر ۲۶-۲۷

عقیدت کے پھول

حضرت امیر المومنین کی کراچی سے مراجعت پر

آتا ہے دُور سے تو اے دین کے سپاہی
مجھ کو ذرا بتا دے رکھے تجھے الٰہی۔

موجیں خلیج فارس کیا کچھ بتا رہی تھیں۔
گذرے دلوں کا کیا کچھ قصہ سنا رہی تھیں

دنیا کی ساری قومیں پھر مبتلائے غم ہیں۔
اور اپنی اُلجھنوں میں کاشانۂ الم ہیں۔

اک راہ وہ بتا دے دنیا کو جو جگا دے
غم ان کے سب مٹا دے پھر مژدۂ شفا دے

تجھ پر ہیں سب نگاہیں تو رستگار ہو جا
سن لے ہماری آہیں دل کا قرار ہو جا۔

وہ مضطرب دعائیں جو عرش کو ہلائیں
بھیج ان کو پیش مولا دنیا کو تا بچائیں

مٹ جائیں سارے جھگڑے دنیا میں پھر اماں ہو
اُٹھ جائیں سب تنازعے فردوس یہ جہاں ہو

مغرب سے پھر ہوائیں مسموم آرہی ہیں۔
اور جنگ کی گھٹائیں مشرق پہ چھا رہی ہیں۔

ظلم و ستم کی خبریں دل کو ہلا رہی ہیں
مظلوم و بیکسوں کی آہیں بھی آرہی ہیں

اسلام کی وہ راہیں جن سے ہو امن قائم
ان کو ذرا بتا دے احسان رہے گا دائم

شہزادۂ امان کا نائب جہاں میں تو ہے
اک بادشاہِ دیں کی دنیا کو جستجو ہے۔

ہے دہریت نے ان کو بے طرح گھیر ڈالا۔
کر دور یہ اندھیرا ہو جائے پھر اُجالا۔

تنگ آکے ساری قومیں ہیں خودکشی پہ مائل
ملتا نہیں ہے ان کو امن و اماں کا ساحل

تو ہی انہیں بتا دے کیوں کر نجات پائیں۔
چلنے لگیں جہاں میں خوش اور خنک ہوائیں

اسلام کا ہو دورہ تو مرجع امم ہو۔
دینِ خدا ہو قائم دنیا سے دُور غم ہو۔

جھنڈے کے نیچے تیرے ہوں جمع قومیں ساری
بن جائیں بھائی بھائی انساں بفضلِ باری

ہو تیرے سر پہ زیبا فتح و ظفر کا سہرا
بجتا رہے جہاں میں اسلام ہی کا ڈنکا۔

دنیا کے چپے چپے پہ حکم حق ہو قائم
زندہ رہے جہاں میں احمد کا نام دائم

عبدالحکیم احمدی نسلوی

مشاہدات اور تاثرات کی دنیا

بغداد سے نصیبین

۱۹۳۰ء کے شروع میں . . . مَیں نے عراق سے نصیبین تک ایک سفر کیا تھا۔ جس کے مشاہدات اس زمانے میں لکھے تھے۔ جو شائع ہونے سے رہ گئے تھے۔ اب احباب کی دلچسپی کے لئے اسے شائع کرتا ہوں۔ (محمود احمد عرفانی)

۹ جنوری ۱۹۳۰ء کی رات کو بارش برس رہی تھی۔ اور چاروں طرف کیچڑ ہی کیچڑ تھا۔ اسی حالت میں شیخ منظور واحد صاحب اور مولوی محمد نواز صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب اور ان کے ایک رشتہ دار دوست مجھے اور برادرم ابراہیم علی صاحب کو بغداد کے شمالی اسٹیشن پر چڑھانے آئے ٹھنڈی ہوا جسم کو چیر رہی تھی۔ اور اندھیری رات پوری طاقت سے اپنی سیاہی کی شان دکھا رہی تھی۔ اس حالت میں ہم نے بغداد کو چھوڑنے کی تیاری کی۔ اور لحظہ بھر میں ان پر رونق بازاروں کو چھوڑ کر اسٹیشن کے دروازے پر گاڑی سے جا اترے۔ یہاں میرے لئے ایک عمدہ فسٹ کلاس کا کمرہ ریزرو تھا۔ سامان مولوی عبداللہ صاحب کے آدمی پہلے ہی سے لے آئے ہوئے تھے۔ کمرے میں سامان عمدگی سے رکھ دیا گیا۔ احباب بیٹھ گئے سلسلہ کا پُر لطف تذکرہ چل رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے دعوے کے متعلق خاکسار کو مولوی عبداللہ صاحب کے رشتہ دار عزیز کے لئے بیان کرنا پڑا۔ دیر تک یہ پُر لطف تذکرہ رہا۔ میں نے اپنے دوستوں سے رات کی تاریکی اور بادلوں کی کثرت اور بارش کے خطرے کو دیکھ کر درخواست کی کہ وہ تشریف لے جائیں۔ مگر ان کے اخلاص و محبت نے انہیں جانے نہ دیا۔ اور انہوں نے ایسے جذبات کا اظہار کیا کہ میں انکو کبھی نہیں بھولونگا۔

۱۱ بجے کے قریب گاڑی روانہ ہوئی۔ احباب نے ایسے محبت آمیز کلمات کے ساتھ ہمیں رخصت کیا کہ ان کلمات نے میرے دل کی گہرائی تک اثر کیا۔ رات کی تاریکی میں ریل کی دوڑ کے ساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوا کے سرانٹے جو عراق کے میدانوں اور پہاڑی علاقوں سے آرہے تھے ایک وحشتناک طوفانی آواز پیدا کر رہے تھے۔ اس کے ساتھ بارش نے اپنا کام شروع کیا۔ مگر ریل کا کمرہ ایسا عمدہ تھا کہ کمرہ کے اندر کسی طرف سے سردی داخل نہیں ہو سکتی تھی۔

بہت آرام سے مجھے نیند آئی۔ صبح جب آنکھ کھلی تو اسوقت تک وہی حالت تھی۔ ہوا اسقدر تیز اور ٹھنڈی تھی کہ ایک منٹ کے لئے کھڑکی کھولی نہیں جا سکتی تھی۔

اسی حالت میں دس بجے ہم کرکوک پہنچے۔ جہاں اسٹیشن ماسٹر صاحب نے ہمارے لئے ایک موٹر کا انتظام کرنا چاہا جو ہم کو موصل لے جائے۔ مگر موٹر والا کرایہ زیادہ مانگتا تھا۔ آخر یہ تجویز ہوئی۔ کہ ہم ایک دن کرکوک ٹھہر جائیں۔ اور دوسرے دن یہاں سے روانہ ہوں۔ یہاں کے افسران بالا کو . . . سر ہمفریز صاحب ہائی کمشنر عراق نے ہمارے آرام کے لئے خطوط لکھ دیئے تھے۔ اور شیخ منظور واحد صاحب نے یہاں کے انسپکٹر پولیس کے نام ایک دستی خط دیدیا تھا۔ ہم نے ارادہ کر لیا کہ اب جبکہ آگے جانا نہیں ہو سکتا۔ تو ان افسران سے ملاقات کر لیتے ہیں۔ اس ارادے سے جب ہم شہر کو روانہ ہوئے تو وہی موٹر ڈرائیور شہر سے پھر اسٹیشن کی طرف آتا ہوا ملا۔ اور وہ کم کرایہ پر لے جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ مگر اس نے موٹر کے دونو طرف چھ بہت بڑے بڑے ٹوکرے جن میں مالٹے تھے باندھے ہوئے تھے۔ اس نے ہمارا سامان بھی باندھا۔ اور برادرم ابراہیم کو پچھلی سیٹ پر اور مجھے اگلی سیٹ پر جگہ دی۔ برادرم ابراہیم کسی نہ کسی طرح اپنے ہلکے بدن کی وجہ سے داخل ہو گیا۔ مگر میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔ بمشکل سے میں بھی اسی سوراخ میں سے گذر کر بیٹھ گیا۔ مگر حالت ایسی تھی کہ اب اگر نکلنا پڑے تو میں نکل نہیں سکتا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد مالٹوں کا مالک آگیا۔ اس کے ساتھ ایک گھنٹہ کرایہ کے متعلق لڑنے میں گذار دیا اور خدا خدا کر کے کرایہ طے ہوا۔ تو اسکو بھی اسی میں ٹھوس دیا گیا۔ اس موٹر میں دو ڈرائیور تھے۔ ایک عراقی تھا۔ دوسرا افریقی۔ افریقی ڈرائیور خشبو نامی تھا۔ جو ہندوستان بھی رہ چکا تھا۔ اور اردو بول لیتا تھا۔

کرکوک کے قریب ایک نہر بہتی ہے۔ اور شہر بہت عمدہ بلندی پر واقع ہے۔ اسکا منظر دیکھنے والے کے دل پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ یہ سب پہاڑی علاقہ ہے۔ موٹر پہاڑوں کے گرد چکر لگاتی چلی جاتی تھی۔ کسی کسی جگہ پانی آجاتا۔ راستہ قدرتی طور پر پختہ تھا۔ ورنہ حکومت کی طرف سے کوئی وہاں سڑک وغیرہ نہیں۔ چلتے چلتے رات پڑ گئی اور موٹر کا سفر بالکل ایسا تھا۔ جیسے کہ سانپ بل کھا کر جا رہا ہو۔

رات اندھیری تھی۔ اس اندھیری رات میں موٹر ڈرائیور کو اچھی طرح لکیریں نظر نہ آتی تھیں۔ ایک مقام ایسا آگیا کہ وہاں لکیریں مختلف سمتوں کو جاتی تھیں۔ اور سامنے ایک لمبا چوڑا خشک گڑھا تھا۔ موٹر والے نے ایک جگہ کو موزون خیال کر کے وہاں سے گذرنا چاہا۔ کہ موٹر سیدھی منہ کے بل اس گڑھے میں گر گئی۔ مگر بہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے موٹر کو آگ لگنے سے بچا لیا۔ موٹر ڈرائیور نے شور مچانا شروع کیا۔ جلدی باہر نکلو۔ مگر ہم بالکل بندھے ہوئے تھے۔ ہمارا جگہ پر نکلنا آسان نہ تھا۔ چہ جائیکہ اس گڑھے میں ہم موٹر سے نکلتے۔ مگر اس خطرے کے خوف نے ہم کو ہاتھ پاؤں مارنے پر مجبور کیا۔ اور خدا نے مدد کی کہ ہم اس مصیبت سے نکل آئے۔ ہم تینوں مسافروں نے نکلنے کے بعد موٹر کو دوبارہ چلا کر پیچھے کی طرف دھکیلنا شروع کیا۔ نئی موٹر تھی پورے زور سے پیچھے کی طرف نکل گئی۔ اور اسطرح خداتعالے نے ہم کو اس مصیبت سے بچا لیا و للہ الحمد

اس مصیبت سے نجات حاصل کر کے پھر آگے کی طرف چل پڑے۔ ابھی تھوڑی دور گئے تھے دریا میں نکلی ہوئی ایک بڑی نہر کو عبور کرنے کی دقت سامنے آئی۔ اس نہر پر بھی کوئی پل نہ تھا۔ پہاڑی سفر کرنے والوں نے دیکھا ہوگا کہ پہاڑ کے ساتھ ساتھ سڑک چلی جاتی ہے۔ جس کا ایک حصہ پہاڑ کی طرف ہوتا ہے اور دوسرا حصہ نشیب کی طرف ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح اوپر سے اترتی ہوئی ایک سڑک نہر کے اندر چلی گئی۔ اور تھوڑے تھوڑے پانی پر سے گزر کر دوسری طرف کی بلندی پر چڑھنے لگی۔ نیچے کی طرف گہرا دریائی کھال تھا۔ اور اوپر کی طرف پہاڑی کی طرح بلند و بالا کنارہ۔ بارش کی وجہ زمین سخت گیلی اور کنارہ بہت کمزور نظر آرہا تھا۔ کہ اس تنگ مقام پر موٹر نے سلیپ کیا۔ اور کنارے کے آخری نقطہ پہ آکر کھڑی ہو گئی۔ یہ بھی عین خدا کی بندہ نوازی تھی۔ کہ موٹر وہاں رکی۔ ورنہ ایک انچ بھی اگر اور حرکت کرتی۔ تو موٹر بمعہ اپنی سواریوں کے نہ صرف پانی میں گر جاتی بلکہ کسی کے زندہ بچنے کی امید نہ تھی

دوسرا فضل یہ ہوا کہ کمزور و گیلا کنارہ جس کے نیچے دریا بہ رہا تھا اس بوجھ سے ٹوٹ نہیں گیا۔ اس حالت میں پھر ڈرائیور نے شور مچایا۔ کہ اترو اترو۔ مگر اب کے حالت بہت خطرناک اور مخدوش تھی۔ اور نہ اترنے کے لئے کوئی جگہ تھی۔ اس لئے ہم نے بھی شور مچایا کہ اب اترنا نادرست ہے۔ اس پر انہوں نے ہمت کر کے آہستہ آہستہ اوپر کو چلانا شروع کیا۔ ہمارے دل بھی کسی حادثے کے خوف سے دھڑک رہے تھے۔ اور توجہ اللہ کی طرف لگ رہی تھی۔ اوپر چڑھتے ہوئے پھر اندیشہ ہوا کہ موٹر نیچے کی طرف پھسل رہی ہے مگر خدا کے فضل نے اس کو اوپر کی طرف چڑھا دیا اور ہم دریا سے نکل کر رات کی تاریکی میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ ان حادثات سے بچکر ہماری گاڑی رات کے دس بجے قصبہ کوپرہ میں پہنچی۔ (باقی آئندہ)

ولادت

برادرم معظم سید عبدالغفور صاحب عطار آڈیٹر لائڈز بنک لاہور پسر سید میر مہدی حسین صاحب مہاجر کو مورخہ ۵ نومبر ۱۹۳۷ء بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے منور احمد نام رکھا گیا احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے دعا فرمائیں۔

سید عبدالباسط قادیان

خلافت ثانیہ کے انوار و برکات کا کرشمہ

جزیرہ سماٹرا کے مختصر تبلیغی حالات

میں نے اس سال کے شروع میں یہ اعلان کیا تھا کہ میں خلافت نمبر شائع کرنا چاہتا ہوں۔
خلافت نمبر کی جس قدر ضرورت تھی وہ عہد میں پیدا ہو فتنہ نے واضح کر دی۔ اور یہ ضرورت اب تک بدستور موجود ہے
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس مبارک زمانہ میں جس قدر عظیم الشان کام ہوئے۔ احمدیت نے جس قدر ترقی کی۔ وہ تاریخ میں زرّین الفاظ میں لکھی جائے گی۔ میرا خیال تھا اور اب بھی ہے کہ ان سب کارناموں کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ مگر سردست کچھ ایسی روکیں پیدا ہوتی رہیں کہ میں اس کام کو سرانجام نہ دے سکا۔ اور میں افسوس سے امر کا اعلان کر رہا ہوں۔ کہ جس قسم کا میں نمبر شائع کرنا چاہتا تھا۔ اس کے ابھی تک سامان پیدا نہیں ہوئے اس لئے وہ نمبر کسی دوسرے وقت کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے لئے کوئی غیب سے سامان پیدا کر دے۔
اس سلسلہ میں کچھ احباب نے میری تحریک پر مضامین لکھے تھے۔ ان مضامین کو میں اگلے نمبر میں یکجائی طور پر شائع کروں گا۔
آج کے نمبر میں اسی سلسلہ کا ایک مضمون جو میں نے مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا سے عنوان بالا کے نام سے لکھوایا تھا۔ شائع کرتا ہوں۔ اس ایک مضمون سے ہی احباب اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ جو نمبر خلافت نمبر کے نام سے میں شائع کرنا چاہتا تھا۔ اگر وہ شائع ہوتا تو کس قدر جامع نمبر ہوتا۔ اب اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ پھر کسی موقعہ پر اس خواہش کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین (ایڈیٹر)

مسیح موعود علیہ السّلام کا الہام

خدائے ذوالجلال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ ایک طالب حق، سلیم الفطرت اور پاک طینت انسان کیلئے صرف یہ چند الفاظ مسیح موعود علیہ السلام کو منوانے کے واسطے کافی ہیں۔ کیا عجیب بصیرت افروز اور روح افزا وحی ہے۔

جھوٹے نامراد مرتے ہیں

دنیا میں ہزاروں جھوٹے نبی گذرے، ہزاروں ہوئے جنہوں نے اپنے آپ کو خدا کا مقرب و مامور ظاہر کیا۔ اور ہزاروں ہوئے جنہوں نے اپنے آپ کو خدا کی وحی مقدس کا مورد قرار دیا۔ مگر چونکہ وہ اس پاک ہستی سے بے تعلق تھے۔ وہ اپنے دعاوی میں جھوٹے تھے۔ اور انہیں ہرگز وحی الہٰی کا شرف حاصل نہ تھا۔ اس لئے وہ سارے کے سارے تباہ و برباد ہوئے۔ اور ان میں سے کوئی ایک بھی بطور نظیر کے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جسے وہ کامیابی اور ناموری اور عزت اور شوکت اور جلال اور رعب اور ہیبت حاصل ہوئی ہو۔ جو خدا تعالےٰ کے پاک بندوں کو حاصل ہوتی ہے۔

آپ کی صداقت ایک حقیقت ہے

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ میں حصہ وافر ملا تھا۔ اور وہ ایسا ہی یقینی تھا۔ جیسا کہ حضرت نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسےٰؑ۔ عیسےٰؑ اور محمد مصطفےٰ صلعم کا مکالمہ یقینی اور قطعی تھا۔ اس لئے اس نے اپنی صداقت کو عملاً و فعلاً دنیا سے منوایا۔ بڑے سے بڑا مکذب بڑے سے بڑا مکفر ہاں ابلیس صفت انسان ۔۔ ۔۔۔ ۔۔ بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ خدا تعالےٰ نے واقعی مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔ اور آج کوئی دنیا کا ایسا اہم بالشان حصہ نہیں جہاں کے لوگ آپ کے نام اور تبلیغ سے آشنا نہ ہوں۔

یورپ کے سیاح، افریقہ و امریکہ میں سیر کرنے والے اور دنیا کے اکثر جزائر میں گھومنے والے طوعاً و کرہاً اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ ہم نے خدا کے پیارے اور مامور کے نام لیواؤں کو ہر ملک میں (جو ملک کہلانیکا مستحق ہے) موجود پایا۔ اور عزت سے اس کا نام لیتے ہوئے انہیں سنا۔ اور اس کی تبلیغ کو اپنے ہمنواؤں تک پہنچاتے ہوئے دیکھا۔ پس یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الہامات میں سے ہے۔ کہ جو تبلیغ احمدیت کے ہر پھیلاؤ پر آپ کی صداقت پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اور جب تک احمدیت دنیا میں قائم ہے یہ الہام آپ کی صداقت کو ظاہر کرتا رہے گا۔

سماٹرا کے مختصر حالات

سماٹرا میں جو جزائر شرق الہند میں سے ایک جزیرہ ہے۔ کئی لاکھ کی آبادی ہے۔ جس کے باشندوں میں سے اکثر مسلمان ہیں۔ اور کچھ حصہ عیسائیوں کا ہے۔ اور قلیل حصہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو لامذہب کہلانے کے لائق ہیں۔ یعنی انہیں کسی مذہب سے بھی دلچسپی نہیں۔

ایسے لوگ اکثر پہاڑوں کی چوٹیوں پر بسیرا رکھتے ہیں۔ جو لوگ مسلمان کہلاتے ہیں ان میں بھی اسلام کی روح نابود ہے۔ وہ اکثر عادات اور رواج کی پابندی کرتے ہیں۔ مثلاً مسئلہ وراثت جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ اس پر عمل در آمد نہیں ہوتا۔ اور بجائے اس کے کہ اولاد اپنے والدین کی وارث ہو۔ بھانجے اور بھانجیاں ان کے وارث ہوتے ہیں۔ اور بیاہ و شادی کی رسوم اس قدر مکروہ اور ناپسندیدہ ہیں۔ کہ اسلام سے واقفیت رکھنے والا انسان ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ عموماً پردہ پر ہنسی اُڑائی جاتی ہے۔ اور غیر مردوں سے مصافحہ کرنا کوئی معیوب نہیں۔ بلکہ بعض علاقوں میں تو میں نے اس قدر گری ہوئی حالت دیکھی ہے کہ وہاں کی عورتیں اپنے اساتذہ سے مصافحہ کرنا ضروری سمجھتی ہیں۔ اور بعض علاقوں میں عید وغیرہ کے موقع پر جو نکتخدا اور دوشیزہ لڑکیاں رعیت میں موجود ہوں وہ اپنے راجہ اور نواب کے پاؤں دھوتی ہیں۔ اس طرح فسق و فجور، جؤا اور شراب اور سود خوری کا بھی عام رواج ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی

یہ وہاں کے عام مسلمان کہلانے والوں کی حالت زار کا نقشہ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گو مسلمان کہلانیوالے وہاں بکثرت ملتے ہیں۔ مگر اسلام حقیقی کا وجود مفقود ہے۔ اور یہ واقعی افسوسناک امر ہے کہ مسلمان تو ہوں۔ مگر اسلام نہ ہو۔ مگر ایسا ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ سرور دو عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ میری امت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ کہ اسلام کا نام ہی رہ جائے گا۔

حقیقت نہ ہوگی۔ اور قرآن کے الفاظ ہی رہ جاویں گے شاذ و نادر ہی لوگ ہوں گے جو اپنی کامیابی کے حصول میں اوسے اپنا دستور العمل بنا دیں گے۔ اور علماء کی کی ایسی بدتر حالت ہوگی۔ کہ ورثۃ الانبیاء کی بجائے ورثہ ابلیس کے نام کے مستحق ہوں گے۔ مسجدیں خوبصورت ہوں گی۔ مگر حقیقی خوبصورتی۔ ہدایت اور نور سے خالی ہوں گی۔ سو آج یہ سارے نظارے ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔

سماٹرا میں احمدیت

یہ نقشہ جزیرہ سماٹرا ہی کا نہیں۔ بلکہ اگر وسعت نظر سے کام لیا جائے تو درحقیقت ساری اسلامی دنیا کا یہی حال ہے۔ اس صورت میں ناممکن تھا۔ کہ خداتعالیٰ امت مرحومہ کی خبر نہ لیتا۔ اور اس کی مدد کو نہ پہنچتا۔ اور اس قحط الرجال کے زمانہ میں اپنے فضل سے کسی مزکی و مطہر وجود کو برپا نہ کرتا جو حقیقی اسلام کا آئینہ۔ اور تمام دنیا کے لئے ایک کامل نمونہ بنتا۔ سو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ایک عظیم الشان مجدد یعنی نبی اللہ کو مبعوث فرمایا۔ جس نے اسلام کو اپنی اصلی صورت میں پیش کرکے دنیا کے تمام معترضین کے اعتراضات کو یکسر مٹا دیا۔ سعید روحیں اس کے پاس جمع ہوئیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ اور ہوتی رہیں گی۔ وہ تشنہ لبوں کے لئے آب حیات لایا۔ اور روحانی مردوں کو زندگی بخشی۔ اس نے روحانیت کا ایک غیر متزلزل حصن حصین قائم کیا جس میں ہر ضعیف و ناتواں پناہ گزیں ہو سکتا ہے۔ عورت، مرد۔ نوجوان۔ بوڑھے۔ امیر و غریب۔ کمزور اور طاقتور۔ اور ملکی اور غیر ملکی کا کوئی امتیاز نہیں۔ اور خداتعالیٰ نے اس مرسل و مامور کی ایسی مدد کی کہ اکناف عالم میں اس کا چرچا ہوا۔ اور ایک دنیا کے بہت بڑے حصہ نے آپ کی آواز پر لبیک کہی۔ ہاں سماٹرا جیسے گمنام جزیرہ میں بھی اس کا ڈنکا بجا۔ اور آج اس جزیرہ میں سے سینکڑوں ایسے ہیں جو آپ کی غلامی کو اپنا فخر سمجھتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی برکاتِ دعا

اس میں کوئی شک نہیں کہ خداتعالیٰ کے کام بندوں سے ہرگز رک نہیں سکتے۔ اس کو کسی دوسری طاقت کی ضرورت نہیں۔ اور وہ وسیلہ کا محتاج نہیں۔ مگر چونکہ بندے وسیلے کے محتاج ہیں۔ اس لئے وہ انہیں میں سے کسی کو اپنے ہاتھوں سے پاک کرکے ان کی طرف بھیجتا ہے۔ تا وہ انہیں خدا کی طرف کھینچے۔ اور رضاء الٰہی کی راہ پر چلاوے سو اس مقصد کے لئے خداتعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو چنا۔ جب آپ اپنا کام کرکے اپنے مولا کی طرف سدھار گئے تو اس کو کامیاب بنانے کے لئے خداتعالیٰ نے آپ کے خلفاء کا سلسلہ جاری کیا۔ جو آپ کے ظل ہوں۔ اور ان کا کام آپ کا ہی کام شمار ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے چھ سال تک اس کام کو بخوبی سرانجام دیا۔ آپ کا انتقال پُرملال واقع ہوا۔ تو خداتعالیٰ نے ایک دوسرا اولو العزم حسن و احسان میں مسیح کا نظیر فضل عمر محمود ایدہ اللہ ... الودود کو کھڑا کیا۔ اس کے ہاتھوں اسلام کی ترقی مقدر تھی۔ اور وہ دن بدن ظہور میں آرہی ہے۔ آپ کی نظر التفات کا نتیجہ ہے۔ کہ خداتعالیٰ نے سماٹرا میں احمدیت کا جھنڈا گاڑ دیا۔ اور آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اہل جزیرہ میں معقول طبقہ خدا کے مسیح کے سامنے سرنگوں ہو رہا ہے۔ اور آج ہزار کے قریب ایسے افراد ہیں۔ جو آپ سے تعلق رکھنے کو اپنا فخر سمجھتے ہیں

جماعت احمدیہ کا کچھ حال

جیسا کہ سنت قدیمہ سے ثابت ہے۔ انبیاء سے شروع شروع میں تعلق قائم کرنے والے لوگ اکثر سادہ طبع ہوتے ہیں۔ یہی حال سماٹرا کے احمدیوں کا ہے۔ وہ لوگ عموماً سلیم الفطرت ہیں۔ ان میں اخلاص پایا جاتا ہے۔ اور وہ حتی الوسع احکام اللہ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ غریب ہیں مگر ان کی طبائع میں بخل نہیں۔ خدا کی راہ میں دریغ کرنے سے نہیں جھجکتے۔ اور مخالفت کی وجہ سے ہر نقصان کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ہمارے ایک دوست Kamon پہلے پیر کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی آمدنی بھی کافی تھی۔ مگر جب انہوں نے اس صداقت کو قبول کیا۔ تو مرید بھاگ گئے اور آمدنی بند ہوگئی۔ مگر وہ مرد خدا آگے ہی بڑھا۔ اور اس نے لغزش نہ کھائی۔

امیر جماعت میدان T Kaimah ایک سکول میں ٹیچر ہیں۔ جب وہ احمدی ہوئے تو ان کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا کہ شاید وہ ملازمت سے معزول کر دیئے جائیں۔ اگرچہ وہ اچھے اہل و عیال والا آدمی ہے۔ اور ان کا ماہانہ خرچ کافی ہے۔ مگر اس خیال کے پیش ہونے پر انہوں نے بغیر کسی تامل کے کہا کہ میں یہ تو پسند کرتا ہوں کہ میں معزول ہو جاؤں۔ مگر میں صداقت کے ترک کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ ان کے اس روح افزا جواب نے مجھے یوسف علیہ السلام کا قول یاد دلا دیا۔ رب السجن احب الیّ مما یدعوننی الیہ۔ اسی طرح ہمارے دوست مدلن صاحب۔ سایع صاحب۔ منصور صاحب وغیرہ دوستوں کا کاروبار بند ہوگیا۔ اور مختلف قسم کی انہیں تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ مگر انہوں نے صبر اور استقلال اور اخلاص کا نمونہ پیش کیا۔ پھر Bahrsen R ہمارے ایک ہونہار نوجوان کے والدین نے اسے احمدیت کے متعلق سخت سے سخت تنبیہات کیں۔ تہدید آمیز لہجے سے اسے روکنے کی کوشش کی۔ مگر وہ نوجوان بھی اپنے اخلاص میں زیادہ سے زیادہ ترقی کرتا گیا۔

اسی طرح تونکو عبد الجلیل صاحب کو جو ایک نہایت مخلص اور عالم ہیں۔ ان کو علاقہ سے نکلنے پر مجبور کر دیا گیا۔ خود راجہ نے سختی کی۔ آخر وہ میدان شہر میں تشریف لے آئے اور ابھی تک مع اہل و عیال وہیں ہیں۔

Aboe Bakar صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ پاڈانگ نے جس اخلاص کا نمونہ دکھایا۔ وہ قابل رشک ہے۔ اور باوجودیکہ ان کے ذرائع آمد قریباً بند ہو چکے ہیں۔ تجارت کا کاروبار بھی نہیں رہا۔ تو بھی وہ جس طرح ایثار اور قربانی سے کام لے رہے ہیں۔ وہ ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ حال ہی میں انہوں نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ملایا زبان میں ترجمہ شائع کرنیکا بار اٹھایا ہے۔ اور تحریک جدید میں بھی حصہ لیا ہے۔ اور پھر دوسری ضروریات میں بھی جو عموماً جماعت کو پیش آتی رہتی ہیں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ چندہ باقاعدہ اور دوسروں سے بڑھ کر ادا کرتے ہیں۔

اسی طرح Lho اور Pantai Laboh اور Plo اور Medan اور Soekroen کے Lahat اور Padang اور Berarjan کئی ایسے دوست ہیں کہ جنہوں نے ایمان افروز نمونے پیش کئے ہیں۔ اور خداتعالیٰ کی راہ میں صبر اور اخلاص سے ہر ایک مصیبت کو جھیلا۔ اور ہر بلا کو اپنے اوپر لیا۔ مگر ثبات قدمی میں فرق نہیں آنے دیا۔ یہ نمونے مختلف قسم کے ہیں۔ اور ہر ایک نمونہ اپنے اندر ایک نرالا رنگ رکھتا ہے۔

مبارک ہیں وہ جو ان کٹھن منزلوں کو طے کر رہے ہیں۔ اور مبارک وہ ہے جس کی کوشش اور دعا کے نتیجہ میں ان لوگوں کو یہ ایمان، یقین اور وثوق حاصل ہوا۔ یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

پریس کا قیام اور اخبارات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو وسیع کرنے کیلئے اور حضرت امیر المومنین کے ارشادات کو احباب اور اہل جزیرہ تک پہنچانے کے لئے جماعت پاڈانگ نے ایک پریس مشین بھی خرید کر لی ہوئی ہے صرف حروف خریدنے باقی ہیں۔ جو اللہ چاہیگا تو جلد ہی خرید لے جائیں گے۔

اس مشین کے خریدنے میں چند دوستوں نے نہایت اخلاص سے حصہ لیا۔ اور ایک ہی ہفتہ میں اس مشین کی قیمت ادا کر دی۔ جو وہاں کا -/-/۴۰۰ ہے۔ مکرمی یوسف صاحب لوونگ نے سوا سو روپیہ دئیے۔ ابوبکر بوکس نے ۷۵ روپے دئیے۔ اسی طرح گنڈا ذکریا نے جو ایک مخلص احمدی ہیں۔ اور جن پر مالی مشکلات کا بار گراں تھا پچاس روپے دئیے۔ اور دوسرے دوستوں نے بھی جن کے نام مجھے اس وقت یاد نہیں حصہ لیا۔ اور وہ مشین پریس خرید لی گئی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اور اسطرح حضرت مسیح

موعود علیہ السلام کے نام کو بلند کرنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہمارے ہاتھ آگیا - خدا تعالےٰ اسے مکمل کرنے کی توفیق بخشے - آمین -

گو ابھی پریس کا استعمال شروع نہیں ہُوا - تاہم اخبارات کا سلسلہ جاری رہا - پہلے Padang شہر سے ہمارا رسالہ ماہوار ۳۲-۴۸ صفحات کا بنام "اسلام" شائع ہوتا رہا - اور بعد میں "البشریٰ" بھی جاری ہوگیا - جو گو حجم میں صرف چار صفحہ کا ہے - مگر مضامین کے لحاظ سے بہت ٹھوس ہے - اس میں نہایت اختصار کے ساتھ اعتراضات کے جواب دئیے جاتے ہیں - اور پھر مختصر الفاظ میں مگر بوضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو پیش کیا جاتا ہے - اور وقتاً فوقتاً اشتہارات اور اعلانات کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

اخبارات اور رسائل کے علاوہ ایک کتاب "اظہار الحق" جو احمدیت کے خصوصی مسائل کی مفصل بحث پر مشتمل ہے شائع کی گئی ہے - "کتاب الرحمت" جس میں حج کے احکام اور ان کی حکمتیں درج ہیں چھاپی گئی - "بائبل کا یسوع" نامی کتاب جو عیسائیت کے موٹے موٹے مسائل مثلاً تاریخ یسوع ابن اللہ کی حقیقت - کفارہ وغیرہ پر خوب روشنی ڈالتی ہے اور بائبل کے بے شمار حوالہ جات پر حاوی ہے - طبع کرائی گئی - اور اور لٹریچر بھی شائع کیا گیا - اور شائع کیا جارہا ہے (اللّٰھم زدفزد) جس سے کہ دجالی لشکر کو یہ دغدغہ لاحق ہُوا ہے کہ اس لٹریچر کے ہوتے ہوئے اس علاقہ میں ہماری ترقی کی رفتار وہ نہیں ہوسکتی جس کی ہمیں امید تھی - اس علاقہ کے عیسائی احمدیت سے مرعوب ہیں - اور ان کے مقابلے کی تاب نہیں لا سکتے - اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی نگاہِ کرم اس طرف ملتفت نہ ہوتی - تو عیسائیت کیلئے وہاں ایک وسیع میدان طیار تھا - مگر ان کی پہلی امیدیں خاک میں مل رہی ہیں - اور اسلام کو غلبہ حاصل ہورہا ہے اور ہوگا - انشاء اللہ -

ایک دو مباحثوں کا ذکر

خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے ایک عیسائی مناظر کا ایک قول جب بھی یاد آتا ہے تو خدا کے مسیح پر درود بھیجے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے دعا کئے بغیر نہیں رہ سکتا - بات یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک اچھے خاصے مجمع میں میرا ایک عیسائی سے عیسائیت کے متعلق تین دن تبادلہ خیالات ہوتا رہا - تیسرے دن جب وہ ہمارے دلائل کا جواب دینے سے عاجز آگیا - تو کہنے لگا

Pakai hantoe

یعنی یہ شخص جنوں کو استعمال کرتا ہے - یہ الفاظ پکار پکار کر گواہی دے رہے ہیں - کہ وہ احمدیت کے دلائل کی طاقت اور مضبوطی کو خارقِ عادت طور پر محسوس کرچکا تھا - اور یہ ان دلائل کا نتیجہ تھا - جو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے لے کر اس کے سامنے پیش

کئے تھے - اسی طرح ایک دفعہ علاقہ Persia میں ایک اور بہت بڑے پادری سے مجھے ملنے کا موقع ملا - وہ عیسائیت کے مرکز میں رہتا - اور کئی گرجوں میں لیکچر اور وعظ کرنا اس کے ذمہ تھا - میں امیر جماعت احمدیہ میدان اور ایک غیر احمدی دوست کے ساتھ وہاں گیا اور نہایت امن و آشتی سے گفتگو ہوئی - اتفاقاً ایک اور پادری بھی وہاں موجود تھے - جب گفتگو ختم ہوئی - اور ہم وہاں سے واپس ہوئے - تو راستے میں اس غیر احمدی دوست نے کہا - کہ یہ پادری اپنے علم و فضل پر بہت گھمنڈ اور بہت تکبر کیا کرتا تھا - آج یہ خوب گرا - بکہ بان نے کہا کہ "آج اس کے علم کی حقیقت ظاہر ہوگئی" - حالانکہ وہ بکہ بان خود عیسائی تھا - اسی طرح اور بھی بہت سے پادریوں سے گفتگو کا موقعہ ملا - اور میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کے سامنے دجال کو پگھلتے ہوئے کئی دفعہ دیکھا - الحاصل عیسائیت احمدیت سے مرعوب ہے

بعض اور باتیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مبارک سعی کا ایک طرف تو یہ نتیجہ نکلا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام وہاں بلند ہُوا - اور دوسری طرف آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں بعض ایسے نشانات ظاہر ہوئے جو کئی لوگوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے - مثلاً جب لہوسوکن میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی - اور وہاں کے نواب نے ایسے پراگندہ کرنا شروع کیا - تو اس واقعہ کی اطلاع کے لئے میں خود اس علاقہ کے گورنر Van Aken صاحب کی خدمت میں حاضر ہُوا -

احمدی دوستوں کی استدعا کے مطابق میرا لہوسوکن جانا ضروری تھا - اور نواب کی طرف سے مجھے اس علاقہ میں ٹھہرنے کی اجازت نہ تھی - میں نے گورنر صاحب سے تین دن کے لئے اجازت مانگی - اس نے میرے سامنے ہی وہاں کے افسر کو فون کیا کہ مبلغ جماعت احمدیہ تین یوم کے لئے لہوسوکن آرہا ہے - کل کوتہ راجہ سے روانہ ہوگا - اطلاع تو ہوگئی مگر جب میں گھر گیا تو معلوم ہُوا کہ میرے پاس تو وہاں تک پہنچنے کے لئے کرایہ بھی کافی نہیں ہے - صرف اڑھائی روپے میرے پاس موجود تھے - یا بالفاظ دیگر ۲۵۰ پیسے - کیونکہ وہاں کا ایک روپیہ ۱۰۰ پیسہ کا ہوتا ہے - رات کو میں نے ۱۰ پیسہ کا کھانا کھایا - اور اسطرح ۲۴۰ پیسہ باقی رہ گئے - اتفاقاً ایک غیر احمدی دوست تشریف لائے اور کہنے لگے - کہ اس وقت ایک ضرورت کے لئے میں آپ کے پاس آیا ہوں - مجھے کچھ روپوں کی ضرورت ہے - اگر آپ کے پاس ہوں تو دیدیں - کیونکہ یہ دوست مجھ سے اخلاص رکھتے تھے - اور میں بھی ضرورت کے وقت ان سے قرض لے لیا کرتا تھا - اس لئے میں نے ان کا دل رکھنے کے لئے ۲۴۰ پیسہ جو میرے پاس موجود تھے - ان کے سامنے رکھ دئیے

اور ساتھ ہی میں نے صاف طور پر عرض کر دیا کہ مجھے صبح لہوسوکن جانا ہے - اور میرے پاس صرف یہ پیسے ہیں - افسوس ہے کہ میں آپ کی مدد نہیں کرسکتا - اس کو اپنی ضرورت تو بھول گئی - اور میرا فکر پڑ گیا - کہنے لگا میرے پاس بھی کوئی پیسہ نہیں جو میں آپ کی مدد کروں - یہ پیسے تو آپ کے کرایہ کے لئے بھی کافی نہیں - اسوقت بلاساختہ میری زبان سے نکلا - کہ یہ خدا کا کام ہے وہ خود اس کا انتظام کرے گا - یہ سن کر اور تھوڑی دیر بیٹھ کر وہ دوست چلے گئے - اور میں دعا میں مشغول ہوگیا - صبح میں روانہ لہوسوکن ہُوا - لہوسمادی تک موٹر کا کرایہ پورے دو روپے ادا کیا - راستہ میں موٹر کی وجہ سے مجھے سخت تکلیف ہوئی - کیونکہ موٹر کا پہاڑی سفر میں برداشت نہیں کرسکتا - راستہ میں بمقام سنگی موٹر ٹھہری - تو میں نے کچھ دوائی لی اور کچھ کھانا کھایا - ۱۰ پیسے خرچ ہوگئے - باقی صرف ۳۰ پیسے رہ گئے - جب لہوسوکن موٹر سے اترا تو حیران تھا کہ کہاں جاؤں - ہوٹل کے کرایہ اور رات کے کھانے کے لئے - اور پھر لہوسمادی سے لہوسوکن کیلئے سوائے ۳۰ پیسے کے اور کچھ نہ تھا - نماز ظہر اور عصر ایک مسجد میں ادا کی - اور وہاں کے ایک شخص سے پوچھا کہ کیا اس مسجد میں کوئی مسافر رہ سکتا ہے یا نہیں ؟ اس نے کہا پہلے مسافر یہاں ٹھہرا کرتے تھے مگر چوری کی بکثرت وارداتوں کی وجہ سے اب کسی مہمان کو یہاں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دی جاتی - ہوٹل اور دوکانیں موجود ہیں وہاں کافی جگہ ہے - جواب سنکر میں حیران رہ گیا - اسی حالت میں باہر نکلا - اور ایک سرگردان کی طرح ادھر ادھر رات بسر کرنے کے لئے کوئی جگہ تلاش کرنے لگا - ہوٹل میں نہ رہ سکتا تھا - کیونکہ کرایہ کے لئے کوئی پیسہ نہ تھا - میں چلتا چلا جارہا تھا کہ اچانک آواز آئی Toen! Kemana Pergi مولوی صاحب کہاں جارہے ہیں - پیچھے آواز کے رُخ پر نظر کی تو معلوم ہُوا کہ ہمارے ایک احمدی دوست کی غیر احمدی سالی ہے - اس نے مجھے السلام کہا - اور میں نے اس کے السلام کا جواب دیا - چونکہ وہاں عورتیں پردہ نہیں کرتیں اس لئے اس نے مجھے گھر بلایا - اور جاکر اپنے ایک مرد رشتہ دار کو کہا کہ یہ مولوی صاحب تشریف لائے ہیں وہ ایک شراب خور انسان تھا - اس نے مجھ سے کچھ حالات دریافت کئے - اور پھر چپ ہوگیا - کیونکہ اس کے ہوش و حواس قائم نہ تھے - اور ساتھ ہی وہ اکھڑ مزاج تھا - اس لئے مجھے خیال بھی نہ تھا کہ وہ مجھے اپنے گھر رات گذارنے کی اجازت دے گا - چنانچہ میں نے اس سے اجازت مانگی - جب میں باہر نکل رہا تھا تو وہ عورت دوڑتی آئی اور کہنے لگی کہ آپ شام کا کھانا یہیں کھائیں - اور یہیں رات بسر کریں - میں نے خدا کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا کیا کہ اس نے میری رات گذارنے کے لئے نہایت اچھا سامان پیدا کیا - انا دبی احسن مثوئ یہ خدا کی مدد کا پہلا کرشمہ تھا -

صبح اٹھا نماز ادا کی اور تھوڑی دیر کے بعد ناشتہ کر کے اسٹیشن پر گیا۔ میرے پاس کل ۳۰ پیسے تھے۔ اسٹیشن پر پہنچتے ہی میں نے لہوسوکن کا کرایہ دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ ۳۶ پیسہ ہے۔ پھر میں نے اس سے ورے کے اسٹیشن کا کرایہ دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا کہ ۳۰ پیسہ ہے۔ سو میں نے اس اسٹیشن کا ٹکٹ لے لیا۔ اس اسٹیشن کا نام Malang Kocla ہے اور لہوسوکن وہاں سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جب گاڑی وہاں پہنچنے کو تھی۔ تو میں نے گاڑی میں ایک آدمی کو جو حاجی محمود احمد سے واقف تھا کہا کہ حاجی محمود احمد صاحب کو کہہ دیں۔ کہ میں Malang Kocla میں ہوں۔ اگر آپ آجائیں تو بہتر ہوگا۔ مگر یہ نہ بتایا کہ کس وجہ سے یہاں اتروں گا میں وہاں اترا گاڑی روانہ ہوگئی۔ ادھر دیکھا تو راجہ کا سپاہی کھڑا موجود ہے اور کہتا ہے کہ آپ کو دفتر میں راجہ صاحب بلا رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ کوئی اور آدمی ہوگا جسے راجہ صاحب نے بلایا ہے۔ نہ میں ان کا واقف اور نہ وہ میرے۔ وہ مجھے کس طرح بلا سکتے ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ نہیں جی! آپ ہی کو راجہ صاحب نے بلایا ہے۔ وہ ان کا دفتر ہے۔ وہاں آپ ہیں۔ چنانچہ میں ساتھ ہو لیا راجہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ علیک سلیک کے بعد راجہ صاحب نے مجھے کہا۔ "آپ یہاں کیوں اترے؟ حالانکہ آپ نے لہوسوکن جانا ہے"۔ میں نے کہا کسی سبب سے اتر گیا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس سے کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کرینگے۔ وہ کہنے لگا کہ میرے لئے تو کوئی ایسی بات نہیں۔ مگر چونکہ لہوسوکن کے ڈچ حاکم Controleur نے بذریعہ ٹیلیفون مجھے آپ کو یہاں ٹھہرانے سے منع کیا ہے۔ بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ آپ آدھے گھنٹے کے اندر اندر وہاں پہنچ جائیں۔ اس لئے آپ جلد تر یہاں سے روانہ ہو جائیں۔

میں نے کہا کہ اگر ان کا یہ حکم آپ کو موصول ہوا ہے تو سواری وغیرہ کا انتظام ہو جائے۔ تو میں وہاں فوراً روانہ ہونے کو تیار ہوں۔ اس نے موٹر وغیرہ تلاش کروائی مگر کوئی نہ ملی۔ گاؤں تھا یکہ بھی نہ ملا۔ یہ وقت دس بجے کا تھا۔ اور گاڑی ۱۲ بجے کے بعد آنے والی تھی۔ ہم اسی کشمکش و پیچ میں تھے کہ پورے تیس میل کے فاصلہ سے ایک راجہ اپنی موٹر لئے آگیا۔ وہ میرا خوب واقف تھا۔ اور اسے احمدیت کی تبلیغ ہو چکی تھی۔ اور وہ اس سے بفضلہ متاثر تھا۔ اس نے دیکھتے ہی مجھے کہا کہ "آپ یہاں کیسے پہنچ گئے"؟ میں نے کہا کہ میں تو یونہی یہاں تھوڑی دیر کے لئے اترا ہوں! ہاں آپ کیسے تشریف لائے؟ اس نے کہا کہ میرا کوئی رشتہ دار فوت ہو گیا ہے۔ اس کے لئے میں یہاں آیا۔ اب واپس جا رہا ہوں کیا آپ بھی جائیں گے؟" میں نے جواب دیا کہ میں لہوسوکن تک جاؤں گا۔ سو اس نے مجھے اپنی موٹر پر بٹھا لیا۔ اس میں ایک عالم بھی بیٹھا تھا۔ اس طرح تبلیغ کا موقعہ بھی ہاتھ آیا۔ اور پھر بخیریت وعافیت منزل مقصود تک بھی پہنچ گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسری مدد تھی جو مجھے اس سفر میں ملی۔

میں لہوسوکن میں رہا اور تیسرے دن وہاں سے واپس ہوا۔ میں نے حاجی محمود صاحب سے کچھ پیسے لینے تھے۔ روانگی کے وقت میں نے ان سے ان کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ صرف تین روپے ہیں۔ ایک روپیہ تو لہوسماوی تک خرچ ہوگیا۔ رات کو عشا کے وقت میں اور حاجی محمود صاحب سوچ رہے تھے کہ ہمارے پاس تو موٹر کا کرایہ بھی پورا نہیں کیونکہ لہوسماوی سے کوتہ راجہ تک دو روپیہ کرایہ ہے۔ اور صبح ناشتہ کے بغیر گذارہ نہیں۔ میں نے حاجی صاحب سے کہا کہ آپ ناشتہ کے لئے کچھ پیسے لے لیں۔ اور باقی جو بچے وہ مجھے دیدیں۔ جسطرح بھی ہو۔ میں کرایہ کی کمی کو کوتہ راجہ پہنچ کر پورا کر لوں گا۔ یہی باتیں کرتے اور دعا کرتے ہم سو گئے

فجر کی نماز سے قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ دو کنواری لڑکیاں میرے پاس آئی ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ ذرا ٹھہریں۔ ہم ابھی واپس آتی ہیں۔ صرف اتنی ہی خواب تھی میں جاگا اور حاجی صاحب کو وضو کرتے میں نے یہ خواب سنائی اور ساتھ ہی یہ بتا دیا کہ جب میں خواب میں کوئی عورت ۔۔۔ ۔۔۔ دیکھتا ہوں۔ تو اس سے علی العموم پیسے ہوتے ہیں۔ دیکھئے اس خواب کی کیا تعبیر ظاہر ہوتی ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر ہم موٹر کے اڈا پر گئے۔ وہاں کرایہ طے ہونے کے بعد جب موٹر روانہ ہونے لگی۔ تو ایک احمدی نے دو روپے نکال کر مجھے دئیے۔ اور ساتھ ہی کہا کہ کل میں نے اس نیت پر تجارت کی تھی کہ جو کچھ مجھے حاصل ہوگا۔ وہ میں آپ کو دوں گا۔ سو مجھے اڑھائی روپے ملے جنمیں سے ۵۰ پیسہ میں نے گھر کا خرچ نکالا۔ اور باقی دو روپے یہ ہیں۔ میں نے لینے سے انکار کیا۔ مگر اس نے بہت ہی اصرار کیا۔ اور حاجی محمود صاحب نے مجھے کہا کہ اب آپ کا انکار کرنا اچھا نہیں۔ خصوصاً جبکہ اس سے آپ کی خواب بھی پوری ہو رہی ہے۔ سو میں نے وہ دو روپے لئے۔ اور ان میں سے شاید ایک روپیہ یا کچھ کم حاجی صاحب کو کھانے دانے کے لئے دیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ اور اسطرح وہاں سے کوتہ راجہ تک بغیر کسی مزید پریشانی کے طے ہوا۔ یہ تیسری مدد تھی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے اس سفر میں ملی۔

یہ واقعہ اور اس قسم کے اور کئی واقعات میرے لئے اور بعض دیگر دوستوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے۔ اور ہم نے یقین کیا کہ یہ سلسلہ یقیناً یقیناً خدا کا قائم کردہ ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خدا کے برحق خلیفہ ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ جو ان کے حکم کے ماتحت میدان عمل میں گامزن ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی متواتر نصرتوں اور رحمتوں سے حصہ پاتے ہیں۔ اور خارق عادت طور پر خدا کی تائید ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اس پیارے کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور اس میں اس کے برکات وفیوض۔ دعاؤں اور توجہات خاصہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ والسلام

خریداران و سرپرستان الحکم سے ایک بات

الحکم کا ساڑھے چار ہزار روپیہ قیمتوں کے لحاظ سے باہر قابل وصول ہے۔ میں نے بعض احباب کو بار بار اس کی قیمت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ مگر افسوس ہے کہ میری آواز ہر دفعہ بے اثر ثابت ہوئی۔ میں شکوہ کرنے سے بھی ڈرتا ہوں۔ اور حقیقت الامر کے چھپانے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ الحکم جیسا قدیم خدمت گذار احباب کے اس قسم کی ہر گز بے اعتنائی کا مستحق نہ تھا۔ اور اب گذشتہ چند ماہ سے یہ حالت ہے کہ الحکم صرف ڈاکخانہ کی رعایت کے ضائع نہ ہو جانے کے خوف سے ماہواری صورت میں نکل رہا ہے۔ اور اگر یہ خوف نہ ہوتا۔ تو شاید عملی طور پر پرچہ بند ہو جاتا۔

مجھے ان احباب کی حالت پر تعجب آتا ہے۔ جو اخبار لیتے رہنے کے باوجود قیمت دینے کے وقت نہایت فراخ دلی سے وی پی پر لکھوا دیتے ہیں۔ کہ مکتوب الیہ لینے سے انکاری ہے۔ اور اس طرح سلسلہ کے ایک قدیم خادم اخبار کا گلا گھونٹنے کی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔

میں نہایت ادب سے اپنے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے حسابات صاف کر دیں تاکہ اخبار زندہ رہ سکے۔ ورنہ اتنی بڑی رقم الحکم کو موجودہ صورت میں بند کرنے کا کھلا کھلا سامان پیدا کر دے گی۔ اور اس حالت کی ذمہ داری ان احباب پر ہوگی۔ جو اس صورت کے پیدا کر دینے کے ذمہ وار ہیں۔

محمود احمد عرفانی

الحکم کا آئندہ نمبر

الحکم کا آئندہ نمبر اپنے مضامین کے لحاظ سے خلافت نمبر ہوگا۔ اور یہ نمبر ۲۱ دسمبر کو شائع ہوگا۔ اور چار نمبروں کا مجموعہ ہوگا۔ جس شان سے خلافت نمبر نکالنے کا میرا عزم تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کے سامان مالی تنگی کی وجہ سے میسر نہیں آسکے۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے کسی وقت توفیق دی تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ نمبر پوری آب و تاب سے شائع ہو سکے گا۔ سردست آئندہ نمبر خلافت ثانیہ کی برکات اور محامد کا ایک چھوٹا نمونہ ہوگا۔

(ایڈیٹر)

وصیتیں

نمبر ۴۸۹۸

رحمت علی ولد کپورا قوم بھٹی پیشہ مزدوری عمر تقریباً ۴۵ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۲۳ء ساکن بہلول پور ڈاکخانہ ڈیرہ نانک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمدنی تقریباً آٹھ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد۔ رحمت علی ولد کپورا ساکن بہلول پور

گواہ شد۔ بھیے خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بہلول پور

گواہ شد۔ قائم الدین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہلول پور

نمبر ۴۸۹۷

محمودہ بیگم زوجہ محمد شفیع صاحب قوم شیخ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ زیور سات سو روپیہ مہر ۵۰۰ روپیہ جو میں وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر میری جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد بھی اس وقت ہو تو اس کے ۱/۱۰ کی بھی انجمن حقدار ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

العبد۔ الامۃ محمودہ بیگم زوجہ شیخ محمد شفیع باغ مہان سنگھ گوجرانوالہ۔ حال وارد قادیان۔

گواہ شد:۔ محمد سلیم احمد ولد محمد شفیع اوورسیر عزیز منزل قادیان۔

گواہ شد:۔ محبوب عالم خالد بی۔اے قادیان

نمبر ۴۸۹۰

مسکہ زینب بی بی زوجہ چوہدری محمد نذیر احمد قوم ارائیں پیشہ دکانداری عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

جائیداد (۱) زیور طلائی کانٹے وزنی تقریباً ساڑھے تین ماشے۔ قیمتی مبلغ ۱۰ روپے۔

(۲) زیور نقرئی پڑیاں وزنی بیس تولے قیمتی مبلغ دس روپے

(۳) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ اسی روپے۔ کل رقم مبلغ یک صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور وعدہ کرتی ہوں کہ یہ رقم ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے ادا کروں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد۔ نشان انگوٹھا۔ زینب بی بی موصیہ۔

گواہ شد۔ محمد نذیر احمد خاوند موصیہ۔

گواہ شد۔ منظور احمد مدرس۔ ایم۔ بی سکول لنگے منڈی لاہور حال قادیان۔

نمبر ۴۸۸۸

مسکہ محمد دین ولد چوہدری حاکم دین قوم جٹ وڑائچ پیشہ دکانداری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان شریف ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں دکان کا کام کرتا ہوں جس قدر آمدنی ششماہی یا سالانہ ہوتی رہے گی۔ اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا میرے مرنے پر جو میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ محمد الدین ولد چوہدری حاکم الدین دکاندار قادیان

گواہ شد۔ حاکم دین دکاندار قادیان۔

گواہ شد:۔ میاں خدا بخش مہاجر درویش حال قادیان۔

نمبر ۴۸۸۵

مسکہ عبدالمجید بی۔اے آنرز ولد چوہدری احمد بخش صاحب قوم آرائیں۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن حال قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو فی الحال مبلغ ۴۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد:۔ عبدالمجید بی۔اے آنرز رکن ادارہ الفضل

گواہ شد۔ فیض احمد بھٹی کاتب الفضل

گواہ شد:۔ محمد یعقوب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل۔

گواہ شد:۔ محبوب عالم خالد بی۔اے۔ آنرز

نمبر ۴۸۸۷

مسکہ مرزا منور احمد ولد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ۔ قوم مغل۔ پیشہ طالبعلم۔ عمر ساڑھے انیس سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ذاتی جائیداد صرف چھ گھماؤں اراضی زرعی پر مشتمل ہے۔ جو مجھے حضرت والد صاحب کی طرف سے ہبہ ملی ہے۔ اور یہ اراضی موضع راجپورہ تحصیل و ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔ اس کی قیمت تخمیناً ساڑھے چار سو روپیہ ہے۔ میں اس اراضی سے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے اس وقت حضرت والد صاحب کی طرف سے پندرہ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس رقم میں سے بھی میں دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات کے وقت مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اس طرح میری ماہوار آمد میں جس قدر اضافہ ہوگا۔ اسی نسبت سے شرح دسواں حصہ (۱/۱۰) ادا کرتا رہوں گا۔ والسلام

العبد۔ خاکسار مرزا منور احمد۔

گواہ شد۔ مرزا محمود احمد

گواہ شد میرزا بشیر احمد ۲۹/۹/۳۷

نمبر ۴۸۹۳

مسکہ رشید احمد ولد میاں احمد الدین صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی۔ ساکن حولہ ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گذارہ اس وقت ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو کہ مبلغ اسی روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ (آٹھویں حصہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور تنخواہ کا ۱/۸ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ میری جائیداد غیر منقولہ زمین اور مکان بھی ہیں۔ مگر میں نے تاحال اپنے اپنے بھائیوں کے ساتھ تقسیم نہیں کئے۔ اور فی الحال انہیں کے قبضہ میں ہیں تقسیم پر جس قدر جائیداد میرے حصہ میں آئے گی۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں مد وصیت داخل کر دوں۔ تو وہ رقم وصیت کردہ رقم سے منہا کر دی جائے گی۔ لہٰذا یہ چند حروف بطور وصیت نامہ

تحریر کر دیئے ہیں کہ سند رہے۔

العبد۔ رشید احمد احمدی ساکن حولہ ضلع جہلم حال اوورسیر۔ ایم۔ای۔ایس وزیرستان

گواہ شد۔ قاضی جعفر جان احمدی۔ ایم۔ای۔ایس رزمک ۳۷-۹-۱

گواہ شد:۔ عبدالرفیق احمدی۔ ایم۔ای۔ایس رزمک ۳۷-۹-۱

نمبر ۴۸۱۴

منکہ محمد عبدالرحمٰن ولد میاں عبداللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۲ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوکھووال چک ۲۷۶ ڈاکخانہ چک ۲۷۵ رکھ تحصیل و ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۷-۶-۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ صرف تنخواہ پر ہے جو کہ مبلغ ۲۰ روپے ہے۔ جس کا دسواں حصہ مبلغ دو روپے بنتا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اگر میری وفات پر کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ محمد عبدالرحمٰن لائل پوری۔

گواہ شد۔ محمد مبارک احمدی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔ ساکن صوبہ ڈیرہ دریاست

گواہ شد۔ محمد مقیم احمدی زمیندار احمدی ضلع نوابشاہ سندھ۔

نمبر ۴۷۶۸

منکہ سید بیگم بنت سید عمر شاہ۔ قوم سید پیشہ ... عمر ۵۰ سال۔ تاریخ بیعت　ساکن چکریاں ڈاکخانہ منگوال تحصیل گجرات ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۷-۲-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت چند مویشی ہیں۔ جن کی قیمت اندازاً ایک سو پچیس روپیہ ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو جائیداد میری وفات پر ثابت ہوگی۔ اس کے متعلق بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ہاں جو رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ کرا جاؤں وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جائے گی۔

العبد:۔ انگوٹھا سید بیگم بنت عمر شاہ ساکن چکریاں ضلع گجرات

گواہ شد۔ بقلم خود سید لال شاہ احمدی امیر جماعت احمدیہ۔ ڈاکخانہ بھکی۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد۔ انگوٹھا چوہدری احمد الدین صاحب ساکن آنبہ ضلع شیخوپورہ

نمبر ۴۸۰۰

منکہ محمد بی بی بیوہ چوہدری تاج محمد صاحب مرحوم قوم جٹ عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن چھور ڈاکخانہ ظفروال تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۷-۷-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور ایک جوڑی بندے وزنی ۸½ ماشہ۔ قیمت قریباً بائیس روپیہ۔ اراضی موازی گیارہ بیگھہ۔ جو میرے پاس مبلغ دوصد روپیہ میں رہن ہے۔ اور نقد مبلغ تین صد روپیہ۔ کل مبلغ ۵۲۲ روپیہ کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان مد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم وصیت سے منہا کر دی جائیگی۔ نیز میرے خاوند کے ذمہ کوئی حق مہر نہ تھا۔

العبد۔ محمد بی بی بیوہ چوہدری تاج محمد مرحوم سکنہ چھور تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ محمد اسلم ولد چوہدری تاج محمد سکنہ چھور تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ بقلم خود۔

گواہ شد۔ شاہ نواز ولد چوہدری تاج محمد چھور تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ بقلم خود۔

نمبر ۴۸۵۸

منکہ عزیز محمد وکیل ولد ملک احمد یار قوم جٹ جوپہ پیشہ وکالت و زمینداری عمر تخمیناً ۴۴ سال۔ تاریخ پیدائش ۱۹۲۳ء ساکن شہر ڈیرہ غازیخاں۔ ڈاکخانہ ڈیرہ غازیخاں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ جولائی ۱۹۳۷ء بروز جمعہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان سکونتی واقعہ شہر ڈیرہ غازیخاں قیمتی مبلغ ایک ہزار روپیہ

۲۔ سفید زمین سکنی واقع شہر ڈیرہ غازیخاں قیمتی مبلغ چارصد روپیہ۔

۳۔ بتیس بیگھے اراضی زرعی متعلقہ چاہ ورکھاں والہ موضع چورٹہ کوٹ ہیبت۔ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخاں مالیتی مبلغ ۲۸۸۰ روپیہ بحساب ۹۰ روپے فی بیگھہ۔

۴۔ سولہ بیگھہ اراضی زرعی متعلقہ چاہ جال والہ واقعہ موضع چورٹہ کوٹ ہیبت۔ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخاں مالیتی مبلغ ۱۴۴۰ روپیہ بحساب ۹۰ روپے فی بیگھہ۔

۵۔ آٹھ بیگھہ اراضی زرعی متعلقہ چاہ پاسی والا واقعہ موضع چورٹہ کوٹ ہیبت۔ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خاں مالیتی مبلغ ۷۲۰ روپے بحساب مبلغ ۹۰ روپے فی بیگھہ۔

۶۔ چار بیگھہ اراضی زرعی متعلقہ چاہ ڈوڈی والہ واقعہ واقعہ موضع چھابڑی والا۔ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخاں۔ مالیتی ۳۶۰ روپیہ بحساب ۹۰ روپے فی بیگھہ۔

۷۔ چار بیگھہ اراضی زرعی متعلقہ چاہ نعالی والا۔ واقع موضع دراحاں۔ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخاں۔ قیمتی مبلغ ۱۶۰ روپیہ۔ بحساب ۴۰ روپیہ فی بیگھہ۔

یعنی کل رقم جائیداد زرعی و سکونتی قیمتی ۶۹۶۰ روپے ہے۔ اور قریباً ۱۵۶۰ قرضہ میرے ذمہ ہے۔ جس کے ۱/۹ حصہ کی میں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج ۲ جولائی ۱۹۳۷ء بروز جمعہ مبارک وصیت کرتا ہوں۔ جو بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی جاتی ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس کو منہا کر دیا جائے گا۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا پیشہ علاوہ زمینداری کے وکالت ہے۔ میں اپنی آمد ماہوار کا ۱/۹ حصہ مد وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ اور نیز زمینداری مذکورہ بالا کی پیدوار سے بھی ۱/۹ حصہ مد وصیت دیتا رہوں گا۔

العبد۔ عزیز محمد وکیل بقلم خود بمقام ڈیرہ غازیخاں مسجد احمدیہ بروز جمعۃ المبارک بوقت عصر۔

گواہ شد۔ حاجی حسن محمد ولد چاکر خاں۔ قوم بلوچ احمدی مزارعہ عزیز محمد وکیل۔

گواہ شد۔ خاکسار سربلند خاں احمدی ایلڈ صدر ہیڈ سیکرٹری وصایا صدر انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

نمبر ۵۱۶۱

منکہ رقیہ بی بی زوجہ محمد یوسف قوم جٹ۔ پیشہ زراعت عمر چالیس سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء۔ ساکن عونت گڑھ۔ ڈاکخانہ کھانون۔ تحصیل سرہند ریاست پٹیالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۷-۴-۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر و زیور یکصد روپیہ جس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دیتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو بھی جائیداد اس سے زیادہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی رقم منجملہ رقم حصہ جائیداد مذکور وصیت کردہ ۱/۵ میں سے اپنی زندگی داخل خزانہ صدر کروں گی۔ تو اسکی رسید لوں گی۔ جو اصل رقم مذکور وصیت ۱/۵ سے منہا تصور ہوگی۔ فقط۔

العبد۔ رقیہ بی بی زوجہ محمد یوسف خاں۔ (نشان انگوٹھا)

گواہ شد۔ محمد یوسف خاں نمبردار خاوند موصیہ (نشان انگوٹھا)

گواہ شد۔ سید محمد علی شاہ کارکن بیت المال قادیان۔

گواہ شد۔ حکیم عبدالرحمٰن تربیتی سیکرٹری۔ گواہ شد۔ نور محمد خاں نمبردار امیر جماعت عونت گڑھ۔ نوٹ:۔ مہر ادا ہو چکا ہے (سید محمد علی شاہ)

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اخبار الحکم واقع نواب منزل قادیان سے شائع ہوا)